S_2000_1_51_60

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور دیگر

بنام۔

ایم۔سمبا سیوا راؤ اور دیگران

9 مئی 2000

جی۔بی۔پٹنائک، ڈوریسوامی راجو اور ایس۔این۔واریاوا، جسٹسز

فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973:

دفعات 40 اور 56 کے تحت دی گئی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار- جاری کردہ-منعقد: ایکٹ توضیعات کی خلاف ورزی کی رقم۔لہذا، دفعہ 56 پرکشش ہے اور اس کے تحت قابل سزا ہے۔ دفعہ 56 کو صرف رقم کی قیمت کے حوالے سے خلاف ورزیوں تک محدود نہیں رکھا جا سکتا۔توضیعات۔اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہیں۔

الفاظ اور جملے:

" کسی بھی دوسری صورت میں " کا مطلب- فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کی دفعہ 56 (1)(ii) کے تناظر میں۔

اپیل کنندہ ڈائریکٹوریٹ نے جواب دہندگان کو فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1973 کی دفعہ 40 کے تحت طلب کیا لیکن انہوں نے سمن کے تحت دی گئی ہدایت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر شکایت کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 56 ایکٹ کی دفعہ 40 کی خلاف ورزی کی وجہ سے نہیں تھی۔اس لیے یہ اپیل۔

اس عدالت کے سامنے درج ذیل سوال پیدا ہوا:-

کیا کسی شخص کی طرف سے انکار، جسے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1973 کی دفعہ 40 کے تحت سمن کے تحت ہدایات کی تعمیل کے لیے طلب کیا گیا ہے، ایکٹ کی دفعہ 56 توضیعات کو راغب کرے گا؟

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1. فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کو پارلیمنٹ نے بنیادی طور پر ملک کے

زرمبادلہ کے وسائل کے تحفظ اور ملک کی اقتصادی ترقی کے مفاد میں اس کے مناسب استعمال کے لیے نافذ کیا تھا۔ یہ ایکٹ قومی معیشت کے مفاد میں نافذ کیا گیا ہے، اس توضیعات کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے تاکہ اسے قابل عمل بنایا جا سکے اور دفعات کو مقنّنہ کی طرف سے استعمال کی جانے والی زبان پر کوئی تشدد کیے بغیر منصفانہ تعمیر حاصل ہو۔ خود دفعہ 40 توضیعات جو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے افسر کو کسی بھی ایسے شخص کو طلب کرنے کا اختیار دیتی ہیں جس کی حاضری، وہ کسی بھی تحقیقات کے دوران ضروری سمجھتا ہے، اسے دفعہ (3)40 کے تحت فراہم کردہ پابند بناتا ہے۔ اگر کوئی شخص دفعہ 40 کے تحت جاری کردہ ہدایات کی خلاف ورزی یا نافرمانی کرتا ہے تو دفعہ 40 توضیعات اور اس کے اثرات کی تشریح کرتے وقت ان اصولوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔(57-بی-سی)

1.2 . دفعات 56(1)(i) اور (ii) سزا کی مقدار کا فیصلہ کرنے کے لیے مادی ہیں اور اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعات 56(1)(ii) میں کسی بھی دوسرے معاملے میں 'بیان محاورہ' کو اس اثر کے لیے کوئی پابند معنی دیا جائے کہ یہ شامل رقم کی قیمت کے سلسلے میں ہونا چاہیے۔ دفعہ 40 کے تحت جاری کردہ سمن، اگر اس کی اطاعت نہیں کی جاتی ہے، تو اسے ایکٹ توضیعات کی خلاف ورزی اور کسی بھی حد تک، ایکٹ کے تحت جاری کردہ ہدایت کی خلاف ورزی قرار دیا جانا چاہیے، اور اس لیے، اس طرح کی خلاف ورزی واضح طور پر ایکٹ کے دفعہ 56 کے دائرے میں آئے گی۔(57-جی۔ایچ؛58-اے)

2.1. عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ دفعہ 56 اس کے دائرہ کار میں صرف ایسی خلاف ورزی یا خلاف ورزی لائے گی جسے ایکٹ کی مختلف توضیعات تحت خلاف ورزی سمجھا گیا ہے جیسے دفعہ (4)43، دفعہ (1)8 جسے دفعہ (1)45 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ دفعہ 49 اور اسی طرح قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی تشریح دفعہ 40 کے تحت سمن دینے کے اختیار کو بے معنی بنا دے گی اور دفعہ (3)40 توضیعات کے تحت طلب کیے گئے افراد کے لیے بلا مقصد حاضر ہونا ایک پابند فرض بن جائے گا۔(58-ایچ؛59-اے)

2.2. لہذا، عدالت عالیہ کا اس متنازعہ فیصلے میں حتمی نتیجہ کہ یونین آف انڈیا دفعہ 174 توضیعات یا تعزیرات ہند، 1860 کے باب 10 کے تحت سرکاری ملازمین کے قانونی اختیار کی توہین سے متعلق کسی بھی دیگر متعلقہ شق کے تحت ملزم کے خلاف مقدمہ چلا سکتی ہے، قانون میں پائیدار نہیں ہے۔(59-جی)

2.3. اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے جس کے لیے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے ایک افسر کو افراد کو طلب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، یا تو ثبوت دینے کے لیے یا کوئی دستاویز اور ایکٹ توضیعات پیش کرنے کے لیے، طلب کیے گئے افراد کو سچ بتانے کا پابند بنانا اور آئی پی سی کی دفعات 193 اور 228 کے معنی

میں عدالتی کارروائی کے طور پر زیر بحث تحقیقات کو آگے بڑھانا، ایکٹ کی دفعات 56 میں استعمال ہونے والی زبان کو سادہ لفظی معنی دیا جا رہا ہے، یہ ماننا ہوگا کہ دفعات 40 کے تحت سمن کے تحت دی گئی ہدایات دفعات 56 کے دائرہ کار میں آئیں گی اور اس لیے اس کے تحت قابل سزا ہوں گی۔ (59-ایچ؛ A-60اے-بی)

سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن بنام ریاست راجستھان، (1996) 9ایس سی سی 735، پر انحصار کیا۔

پی وی پربھاکر راؤ بنام انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ، حیدرآباد، (1998) فوجداری ایل۔ ایل جے۔ 2507اے پی، منظور شدہ۔

اٹی وی اسسٹنٹ ڈائریکٹر، (1992) 58ای ایل ٹی 172 کیر اور سی سمپت کمار بنام اے این دیا نیشورن، 1996 کے فوجداری او پیز نمبر 5468 اور 5629 نے 1-8-1997 مدراس پر فیصلہ کیا، مسترد کر دیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار :1999 کے فوجداری اپیل نمبر 1294-1300۔

فوجداری ایم۔ (M) 1998 کے نمبر 500، 97/1299، 98/477، 97/3094، 98/1509، 97/502 اور 541 میں دہلی عدالت عالیہ کے 9.7.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

سالی جسٹس سورابجی، اٹارنی جنرل، مکل روہتاگی، ایڈیشنل سالیکٹر جنرل، اشوک پانڈا، اے کے گنگولی، توفیل اے خان، نوین کمار مٹا، محترمہ لتا کرشنا مورتی، پی پرمیشورن، آر کے ہینڈو، کے وی موہن، روہت پی رنجن، پی اوجا، کے وی موہن، ایس سی گھوش، ستیش وگ، ڈی مہیش بابو، روہت منوچا، اجسٹس کمار یادو اور آشم رائے موجود فریقوں کی طرف سے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: یہ تمام اپیلیں دہلی عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے مشترکہ فیصلے کے خلاف ہیں اور قانون کا ایک مشترکہ سوال پیدا ہوتا ہے اور اس طرح ان کی ایک ساتھ سماعت کی جاتی ہے اور اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے۔ ان تمام اپیلوں میں غور کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا کسی ایسے شخص کی طرف سے انکار، جسے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کی دفعہ 40 کے تحت طلب کیا گیا ہے (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) سمن کے تحت دی گئی ہدایات کی تعمیل کے لیے، ایکٹ کی دفعہ 56 توضیعات کو راغب کرے گا؟ عدالت عالیہ متنازعہ فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکٹ کی دفعہ 56 توضیعات ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت ہدایات کی خلاف ورزی پر راغب نہیں ہوں گی اور اسی کے مطابق،

شکایت کے معاملات میں اس طرح کی خلاف ورزی اور نوٹس کے لیے دائر شکایات کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔

ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، مسٹر مکل روہتا گی نے دلیل دی کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے افسران کو کسی بھی شخص کو طلب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، جس کی حاضری ضروری ہے، یا تو ثبوت دینے کے لیے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے، ایکٹ کے تحت کسی بھی تحقیقات یا کارروائی کے دوران اور ایکٹ نے خود ہی حاضر ہونے کے لیے طلب کیے گئے شخص کو پابند کر دیا ہے، جیسا کہ دفعہ 40 کی ذیلی دفعہ (3) میں فراہم کیا گیا ہے، قانون کے تحت ذمہ داری پوری کرنے کے لیے طلب کیے گئے شخص کی طرف سے انکار کو سنجیدگی سے دیکھا جانا چاہیے اور اسے ایکٹ توضیعات کی خلاف ورزی قرار دیا جانا چاہیے، جس سے اس طرح کی خلاف ورزی کو سزا دی جائے۔ ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت قابل اطلاق، اور عدالت عالیہ نے دائر کی گئی شکایات کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی۔

کچھ اپیلوں میں ملزم کے مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب آر کے ہینڈو کے ساتھ ساتھ کچھ اپیلوں میں ملزم کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل نے تاہم دعوی کیا کہ وہ احکامات/ ہدایات، جن کی خلاف ورزی ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت قابل سزا ہے، وہ قانونی احکامات یا ہدایات ہیں اور دفعہ 40 کے تحت جاری کیے گئے سمن کی کوئی قانونی نوعیت نہیں ہے اور اس لیے طلب کیے گئے شخص کی طرف سے مذکورہ خلاف ورزی کو ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت قابل سزا نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ ایکٹ کے تحت 'جرم' کی تعریف نہ ہونے کی وجہ سے، کسی کو جنرل کلاز ایکٹ میں 'جرم' کی تعریف کی جانچ پڑتال کرنی ہوگی اور اس طرح کے معائنے پر یہ ظاہر ہوگا کہ اعتراض شدہ خلاف ورزی کو 'جرم' نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت قابل سزا نہیں بنایا جا سکتا، اور اس لیے عدالت عالیہ نے دائر کی گئی شکایات کو کالعدم قرار دینے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا۔ اٹھائے گئے تنازعات کی بہتر تعریف کے لیے، ایکٹ کی دفعہ 40 اور دفعہ 56 توضیعات کو تفصیل سے نکالنا ضروری ہوگا:

" دفعہ 40: ثبوت دینے اور دستاویزات پیش کرنے کے لیے افراد کو طلب کرنے کا اختیار (1) انفورسمنٹ کا کوئی بھی گزٹیڈ افسر کسی بھی ایسے شخص کو طلب کرنے کا اختیار رکھتا ہے جس کی حاضری وہ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی تفتیش یا کارروائی کے دوران ثبوت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔

(2) دستاویزات پیش صنعتی عمل کے لیے سمن کسی مخصوص تفصیل کے کچھ مخصوص دستاویزات کو

پیش صنعتی عمل کے لیے ہوسکتا ہے جواس شخص کے قبضے میں ہو یا اس کے کنٹرول میں ہو جسے طلب کیا گیا ہو۔

(3) اس طرح طلب کیے گئے تمام افراد ذاتی طور پر یا مجاز ایجنٹوں کے ذریعے حاضر ہونے کے پابند ہوں گے، جیسا کہ ایسا افسر ہدایت کرے؛ اور اس طرح طلب کیے گئے تمام افراد کسی بھی موضوع پر سچائی بیان کرنے کے پابند ہوں گے جس کے حوالے سے ان سے تفتیش کی جاتی ہے یا بیانات دیتے ہیں اور ایسی دستاویزات پیش کرتے ہیں جن کی ضرورت ہو۔

بشرطیکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 132 کے تحت چھوٹ اس دفعہ کے تحت حاضری کے کسی بھی مطالبے پر لاگو ہوگی۔

(4) مذکورہ بالا ایسی ہر تفتیش یا کارروائی کو تعزیرات بھارتیہ کی دفعات 193 اور 228 کے معنی میں عدالتی کارروائی سمجھا جائے گا۔

دفعہ 56: جرائم اور قانونی چارہ جوئی: (1) اس ایکٹ کے تحت فیصلہ سنانے والے افسر کی طرف سے جرمانے کے کسی ایوارڈ پر جانبداری کے بغیر، اگر کوئی شخص اس ایکٹ کی کسی بھی توضیعات خلاف ورزی کرتا ہے (دفعہ 13 کے علاوہ، (دفعہ 18، دفعہ 18 اے) کی ذیلی دفعات (1) کی شق (اے)، دفہ 19 کی ذیلی دفعات (1) کی شق (اے)، دفعہ 44 کی ذیلی دفعات (2) اور دفعات 57 اور 58 یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول، ہدایت یا حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے، تو وہ عدالت کی طرف سے اثباتِ جُرم پانے پر قابل اثباتِ جُرم ہوگا۔

(i) کسی جرم کی صورت میں جس میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم یا قیمت شامل ہو اور اس کے لیے چھ ماہ سے کم نہیں بلکہ سات سال تک کی قید اور جرمانہ ہوسکتا ہے۔

بشرطیکہ عدالت فیصلے میں مذکور کسی بھی مناسب اور خصوصی وجوہات کی بنا پر چھ ماہ سے کم مدت کے لیے قید کی سزا دے سکتی ہے۔

(ii) کسی بھی دوسرے معاملے میں تین سال تک کی مدت کے لیے قید یا جرمانے یا دونوں کے ساتھ۔

(2) اگر کوئی شخص اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے (جو دفعہ 13 یا ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) (دفعہ 18 یا دفعہ 18 اے) یا دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) یا دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ (2) یا دفعہ 57 یا دفعہ 58 کے تحت جرم نہیں ہے) تو اسے دوبارہ اس ایکٹ کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے (جو دفعہ 13 یا دفعہ 18 یا دفعہ 18 اے کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) یا دفعہ 19 کی ذیلی

دفعہ(1) کی شق (اے) یا ذیلی دفعہ(2) کی شق (اے) کے تحت جرم نہیں ہے۔) دفعہ 44 یا دفعہ 57 یا دفعہ 58 کے تحت، وہ دوسرے اور اس کے بعد کے ہر جرم کے لیے ایسی مدت کے لیے قید کی سزا دے گا جو چھ ماہ سے کم نہیں ہوگی لیکن جو سات سال تک بڑھ سکتی ہے اور جرمانے کے ساتھ:

بشرطیکہ عدالت فیصلے میں مذکور کسی بھی مناسب اور خصوصی وجوہات کی بنا پر چھ ماہ سے کم مدت کے لیے قید کی سزا دے سکتی ہے۔

(3) جہاں کوئی شخص اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو (جو ذیلی دفعہ(1) کی دفعہ 13 یا شق (1) کے تحت جرم نہیں ہے۔ (دفعہ 18 یا دفعہ 18 اے) یا دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ(1) کی شق (اے) یا دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ(2) یا دفعہ 57 یا دفعہ 58) کو دوبارہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے (جو دفعہ 13 یا (دفعہ 18 یا دفعہ 18 اے) کی ذیلی دفعہ(1) کی شق (اے)، یا دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ(1) کی شق (اے) یا دفعہ 44 کی ذیلی دفعہ (2) یا دفعہ 57 یا دفعہ 58 کے تحت جرم نہیں ہے، وہ عدالت جس کے ذریعے ایسے شخص کو مجرم قرار دیا گیا ہے، کسی سزا کے علاوہ کسی سزا کے لیے بھی مجرم قرار دے سکتی ہے۔ جو اس دفعہ کے تحت اس پر عائد کیا جا سکتا ہے، حکم کے ذریعے ہدایت دیتا ہے کہ وہ شخص ایسا کاروبار نہیں کرے گا جس کی عدالت وضاحت کرے، ایک ایسا کاروبار ہونے کے ناطے جس سے اس طرح کے جرم کے ارتکاب میں سہولت فراہم ہونے کا امکان ہو، اس مدت کے لیے جو تین سال سے زیادہ نہ ہو، جو عدالت کے حکم میں متعین ہو۔

(4) ذیلی دفعہ(1) اور (2) کے مقصد کے لیے، درج ذیل کو چھ ماہ سے کم مدت کے لیے قید کی سزا دینے کے لیے مناسب اور خصوصی وجوہات کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا، یعنی۔

(i) یہ حقیقت کہ ملزم کو اس ایکٹ کے تحت پہلی بار کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔

(ii) یہ حقیقت کہ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں، استغاثہ کے علاوہ، ملزم کو جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے یا ایسی کارروائی کے سلسلے میں سامان ضبط کرنے کا حکم دیا گیا ہے یا اسی جرم کے لیے اس کے خلاف کوئی دوسری تعزیری کارروائی کی گئی ہے۔

(iii) یہ حقیقت کہ ملزم اصل مجرم نہیں تھا اور محض سامان لے جانے والے کے طور پر کام کر رہا تھا یا بصورت دیگر جرم کرنے میں ثانوی فریق تھا۔

(iv) ملزم کی عمر۔

(5) ذیلی دفعات(1) اور (2) کے مقاصد کے لیے، یہ حقیقت کہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم

نے عام لوگوں یا کسی فرد کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچایا ہے، چھ ماہ سے کم کی مدت کے لیے قید کی سزا دینے کے لیے کافی اور خصوصی وجہ ہوگی

(6) (مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 188 فقرہ) میں کچھ بھی اس دفعہ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم پر لاگو نہیں ہوگا۔

اٹھائے گئے سوالات کا جواب ایکٹ کی مذکورہ بالا دو توضیعات تجزیے اور تشریح پر منحصر ہوگا۔ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1973 کو پارلیمنٹ نے بنیادی طور پر ملک کے زرمبادلہ کے وسائل کے تحفظ اور ملک کی اقتصادی ترقی کے مفاد میں اس کے مناسب استعمال کے لیے نافذ کیا تھا۔ یہ ایکٹ قومی معیشت کے مفاد میں نافذ کیا گیا ہے، اس توضیعات کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے تاکہ اسے قابل عمل بنایا جا سکے اور دی گئی تشریح بامقصد ہونی چاہیے اور دفعات کو مقننّہ کی طرف سے استعمال کی جانے والی زبان پر کوئی تشدد کیے بغیر منصفانہ تعمیر ملنی چاہیے۔ خود دفعہ 40 توضیعات، جو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے افسر کو کسی بھی ایسے شخص کو طلب کرنے کا اختیار دیتی ہیں جس کی حاضری، وہ کسی بھی تحقیقات کے دوران ضروری سمجھتا ہے، اسے پابند بناتا ہے جیسا کہ دفعہ 40 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت فراہم کیا گیا ہے، اور جس تفتیش یا کارروائی کے دوران اس طرح کے سمن جاری کیے جاتے ہیں اسے دفعہ 40 کی ذیلی دفعہ (4) کی بنیاد پر عدالتی کارروائی سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص دفعہ 40 کے تحت جاری کردہ ہدایات کی خلاف ورزی یا نافرمانی کرتا ہے تو دفعہ 40 توضیعات اور اس کے اثرات کی تشریح کرتے وقت ان اصولوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ دفعات 40 اور دفعات 56 کی تشریح کے مقصد سے ایکٹ توضیعات کی گہرائی سے تحقیقات شروع کرنے سے پہلے، اس موضوع پر مختلف ہائی کورٹس کی طرف سے دیے گئے کچھ فیصلوں کا نوٹس لینا مناسب ہوگا۔

کیرالہ عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے اٹی بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر، (1992) 58 E.L.T.172 (کیر) کے معاملے میں اس سوال پر غور کیا۔ ایکٹ کے دفعات 40 اور 56 کو مشترکہ طور پر پڑھنے پر جج اس نتیجے پر پہنچے کہ دفعات (1) 40 کے تحت جاری کردہ سمن کی اطاعت کرنے میں ناکامی کو ایکٹ، رول، ہدایت یا حکم توضیعات کی خلاف ورزی نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب کچھ رقم کی قیمت سے متعلق ہدایات کی نافرمانی کی جاتی ہے، اس طرح کی نافرمانی ایکٹ کے دفعات 56 کے تحت قابل سزا ہوتی ہے۔ فاضل جج نے تعمیر کے عام اصولوں کا اطلاق کیا کہ تعزیراتی قوانین کو سخت تعمیر ملنی چاہیے اور سزا پانے والے شخص کو قانون سازی کے سادہ الفاظ کے اندر آنا چاہیے۔ ہم مذکورہ فیصلے میں دی گئی تعمیرات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہمارے خیال میں دفعہ 56 (1) کی شق (1) اور (2) سزا کی

مقدار کا فیصلہ کرنے کے لیے مادی ہیں اور مزید، اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ (ii)(1)56 میں " کسی اور معاملے میں" کے بیان محاورہ کو اس اثر کے لیے کوئی پابند معنی دیا جائے کہ یہ شامل رقم کی قیمت کے سلسلے میں ہونا چاہیے، جیسا کہ کیرالہ عدالت عالیہ نے کیا ہے۔ دفعہ 40 کے تحت جاری کردہ سمن، اگر اس کی اطاعت نہیں کی جاتی ہے، تو اسے ایکٹ توضیعات کی خلاف ورزی اور کسی بھی حد تک، ایکٹ کے تحت جاری کردہ ہدایت کی خلاف ورزی قرار دیا جانا چاہیے، اور اس لیے، اس طرح کی خلاف ورزی واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 56 کے دائرے میں آئے گی۔ یہ سوال 1996 کے فوجداری او پی نمبر 5468 اور 5629 میں سی سمپت کمار بنام اے این دیانیشوران کے معاملے میں مدراس عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے سامنے غور کے لیے پیش کیا گیا تھا اور اسے مدراس عدالت عالیہ کے فاضل جج نے بتاریخ 1.8.97 کے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ مدراس عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکٹ کی پوری قیود 56 کی شناخت اور تصدیق صرف جرم میں ملوث رقم کی حد اور قیمت کے لحاظ سے کی گئی ہے، اور اس لیے، قانون کی قیود 40 کے تحت جاری کیے گئے سمن کی خلاف ورزی یا خلاف ورزی، جس کا تحقیقات میں شامل رقم سے کوئی تعلق نہیں ہے، کو قیود 56 کے تحت قابل سزا نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مدراس عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف، محکمہ نے اس عدالت میں اپیلوں کو ترجیح دی تھی، جو فوجداری اپیل نمبر 98/144-143 کے طور پر رجسٹرڈ تھیں، لیکن اٹھائے گئے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں تھا کیونکہ متعلقہ افراد انفورسمنٹ اتھارٹی کے سامنے پیش ہوئے اور انہیں مذکورہ انفورسمنٹ اتھارٹی نے گرفتار کیا تھا اور اس لیے اس عدالت نے 20 جولائی 1998 کے اپنے حکم کے ذریعے قانون کے سوالات کو کھلا رکھا۔ ایک اور معاملے میں، یہ سوال فوجداری او پی نمبر 5718/96 میں مدراس عدالت عالیہ کے سامنے غور کے لیے پیدا ہوا۔ 1996 کے فوجداری او پی نمبر 5468 اور 5629 میں ایک فاضل واحد جج نے مذکورہ عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے سے اتفاق نہیں کیا اور 13 اگست 1997 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے معاملہ ڈویژن بنچ کو بھیج دیا اور بار میں پیش کیا گیا کہ ڈویژن بنچ نے ابھی تک معاملے کو نمٹا نہیں ہے۔ یہ سوال آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے پی وی پربھاکر راؤ بنام انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ، حیدرآباد اور این آر کے معاملے میں غور کے لیے پیش کیا گیا، جس کی رپورٹ 1998 میں دی گئی تھی اور مذکورہ عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت جاری سمن کے مطابق حاضر ہونے اور بیان دینے میں ناکامی واضح طور پر متعلقہ اتھارٹی کی طرف سے دی گئی ہدایات کی نافرمانی کے مترادف ہے اور اس لیے دفعہ 56 کی ذیلی دفعہ (1) توضیعات لاگو ہوتی ہیں۔ آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے فاضل جج نے دفعہ 56(1) کی شق (ii) میں " کسی بھی دوسرے

معاملے میں" کے بیان محاورہ کی تشریح اس معنی میں کی کہ مذکورہ شق کو راغب کیا جائے گا حالانکہ زیر بحث خلاف ورزی میں کوئی رقم یا قیمت شامل نہیں ہے۔آندھرا پردیش عدالت عالیہ کا مذکورہ نظریہ ہمیں ایکٹ کے دفعات 40اور 56 میں موجود توضیعات درست تشریح معلوم ہوتا ہے۔

دہلی عدالت عالیہ کے فاضل جج کا اعتراض شدہ فیصلے میں یہ خیال ہے کہ دفعہ 56اس کے دائرہ کار میں صرف ایسی خلاف ورزی یا خلاف ورزی لائے گی جسے ایکٹ کی مختلف توضیعات تحت خلاف ورزی سمجھا گیا ہے جیسے دفعہ (4)43، دفعہ (1)8 جسے دفعہ (1)45، دفعہ 49 وغیرہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ہم فاضل جج کی طرف سے دی گئی اس تشریح کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہمارے خیال میں دی گئی اس طرح کی تشریح، دفعہ 40 کے تحت سمن دینے کے اختیار کو بے معنی بنا دے گی اور دفعہ 40 کی ذیلی دفعہ (3) توضیعات ان افراد کے لیے پابند فرض بناتی ہیں جنہیں بلا مقصد حاضر ہونا ہے۔دہلی عدالت عالیہ کے فاضل جج نے بھی وہی غلطی کی جس طرح کیرالہ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے قیود (1)56 کی شق (ii) کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اس کی شناخت اور تصدیق صرف جرم میں شامل رقم کے لحاظ سے کی گئی ہے۔محکمے کی جانب سے دہلی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے سامنے ایک دلیل پیش کی گئی تھی کہ فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ توضیعات اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے لیکن اسی دلیل کو فاضل واحد جج کی طرف سے حمایت نہیں ملی۔ظاہر ہے، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن بنام ریاست راجستھان اور دیگر (1996)9 ایس سی سی 735 کے معاملے میں اس عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا۔مذکورہ کیس میں، اس عدالت کے سامنے غور کے لیے سوالات میں سے ایک یہ تھا کہ کیا مجموعہ ضابطہ فوجداری 4اور 5 توضیعات ڈی ایس پی ای کے افسر کی طرح پولیس فورس کے رکن کے ذریعے ایف ای آر اے کے تحت جرم کی تحقیقات میں مدد فراہم کریں گی۔

ضابطہ فوجداری کے مطابق؟ اس عدالت نے فیصلہ دیا:

.... لیکن ایف ای آر اے ایک خود مختار ضابطہ ہے جس میں اس ایکٹ کے تحت جرائم کی تحقیقات، تفتیش اور مقدمے کی سماعت کی جامع دفعات شامل ہیں۔ ایف ای آر اے کے تحت دفعات ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ کے افسران یا ایف ای آر اے کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز دیگر افسران کو تلاشی، ضبط، بازیافت، گرفتاری، گواہوں کے بیانات ریکارڈ کرنے وغیرہ کا اختیار دیتی ہیں۔ایف ای آر اے میں ایف ای آر اے کے تحت جرائم کی سماعت اور اس طرح کے جرائم کے لیے سزا کے نفاذ توضیعات شامل ہیں۔ایف ای آر اے، ایک خصوصی قانون ہونے کے ناطے، جس میں ایف ای آر

اے کے تحت جرائم کی تحقیقات، تفتیش، تلاشی، ضبطی، مقدمے کی سماعت اور سزا کے نفاذ توضیعات شامل ہیں، ضابطہ دیوانی کی دفعہ 5 ایف ای آر اے کے مجموعہ ضابطہ فوجداری میں لاگو نہیں ہوتی ہے۔

اس عدالت کے مذکورہ بالا مستند فیصلے کے پیش نظر، دہلی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کا اس متنازعہ فیصلے میں حتمی نتیجہ کہ یونین آف انڈیا ملزم کے خلاف دفعہ 174 توضیعات یا آئی پی سی کے باب 10 کے تحت سرکاری ملازمین کے قانونی اختیار کی توہین سے متعلق کسی بھی دیگر متعلقہ شق کے تحت مقدمہ چلا سکتی ہے، قانون میں پائیدار نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے جس کے لیے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے ایک افسر کو افراد کو طلب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، یا تو ثبوت دینے کے لیے یا کوئی دستاویز اور ایکٹ توضیعات پیش کرنے کے لیے، طلب کیے گئے افراد کو سچ بتانے کا پابند بنانا اور مزید زیر بحث تحقیقات کو تعزیرات بھارتیہ کی دفعات 193 اور 228 کے معنی میں عدالتی کارروائی بنایا گیا ہے، قانون کی دفعات 56 میں استعمال ہونے والی زبان کو سادہ لفظی معنی دیا جا رہا ہے، ہماری رائے ہے کہ دفعات 40 کے تحت سمن کے تحت دی گئی ہدایات کی خلاف ورزی یا خلاف ورزی دفعات 40 کے دائرہ کار میں آئے گی۔ 56 اور، اس لیے اس کے تحت قابل سزا ہوگا، اور دہلی عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کے ساتھ ساتھ کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو غلط فیصلہ قرار دیا جانا چاہیے۔

لہذا ہم دہلی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے متنازعہ فیصلوں کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ شکایت کی کارروائی قانون کے مطابق کی جا سکتی ہے۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document